اداریہ

نور معرفت کا جدید شمارہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ حسب معمول یہ شمارہ بھی کافی دیر بعد آپ کے ہاتھوں تک پہنچ رہا ہے جس کے لئے ہم ہمیشہ کی طرح معذرت خواہ ہیں۔ البتہ اس بار ہم دو شمارے ایک ساتھ شائع کر رہے تا کہ اگلا شمارہ تاخیر کا شکار نہ ہو۔ نور معرفت کے قارئین جانتے ہیں کہ علمی قحط الرجال کے موجودہ زمانے میں ایک علمی تحقیقی مجلّہ کے لیے تحقیقی مواد اور ایسے علمی مقالات کی تیاری جو پہلے کہیں نہ چھپے ہوں کافی مشکل کام ہے اور ہمارے مجلّہ کی تاخیر کا ایک عمدہ سبب یہی ہے۔

لیکن ہماری ایک اور مشکل مکمل ٹیم کا میسر نہ ہونا ہے۔ ہمارے مالی وسائل کی محدودیّت نیز اِس امر میں آڑے ہے کہ ہم مجلّہ کو معیاری طباعت کے ساتھ سرِ وقت منظر عام پر لا سکیں۔ ہم انسانی اور مالی وسائل کی کمی کے سبب آج تک مجلے کا کوئی سر کولیشن منیجر معین نہیں کر سکے۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری یہ مشکل ہمارے قارئین بر طرف کر سکتے ہیں۔ ہمارے قارئین کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو ایک عرصے سے "نور معرفت" کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ یقیناً وہ اس مجلّہ کی اہمیّت کے بھی قائل ہیں لیکن کیا معلوم انہیں فرصت میسّر نہیں ہے یا اُن کی توجّہ اس طرف نہیں ہے کہ وہ اپنا بدلِ اشتراک منی آڈر کرنے کے لیے بھی آمادہ نہیں ہیں اور نہ انہوں نے آج تک کوئی ایک نیا خریدار بنانے کا کارِ خیر انجام دیا ہے۔ اگر نور معرفت کے قارئین اپنا بدل اشتراک اور بقایا جات بھی ارسال کر دیں تو ہماری کئ مشکلات حلّ ہو سکتی ہیں۔ ہماری توقع یہ ہے کہ نور معرفت کا ہر وہ قاری جو اِس مجلّہ کو ملّت کا ایک مفید اور اہم مجلّہ سمجھتا ہے، اُسے اس کی سر کولیشن بڑھانے اور اِس کے لیے مزید ممبر بنانے میں تعاون کرنا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے قارئین کی کم لطفی کی وجہ سے یہ مجلّہ شائع کرنا ہمارے لیے مشکل ہو جائے۔ ہم اپنے محترم قارئین کے ذہن و ضمیر کو اِس سے زیادہ جھنجھوڑنا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہمیں توقع ہے کہ ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے گا۔

اس شمارے میں بھی کچھ تحقیقی و علمی جواہر پارے آپ کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں، جن میں سب سے پہلے گفتنی ہا کے عنوان سے پاکستانی معاشرے کے دو اہم مسئلوں کی طرف توجہ دلائی گئ ہے۔ ایک مسئلہ، تعمیری تنقید اور تنقید پذیری کی اہمیت سے مربوط ہے جبکہ دوسرا، تعلیم کے الٰہی فریضہ کی اہمیّت اور اُسے

تجارت اور کاروبار قرار دینے کی قباحت سے مربوط ہے۔ اِس گفتنی میں تعلیم کے شعبے میں تجارت کے رجحانات کے مضرات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

قرآنیات کے باب میں "مطالعہ قرآن کے اساسی اصول" کی دوسری قسط پیش کی گئی ہے جس کا پہلا حصہ گزشتہ شمارے میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاچکا ہے۔ مذاہب شناسی کے باب میں "شیعہ اور تشیّع کا لغوی و اصطلاحی مفہوم" کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا گیا ہے۔ نقد و نظر کے طور پر "علامہ شبلی نعمانی کی سیرت شناسی پر تنقیدی جائزہ" کے عنوان سے ایک جاندار تحریر شامل کی گئی ہے۔ دینی مدارس کے بہت سے مسائل ہیں جن کی نشاندہی "اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دینی مدارس (کردار، مشکلات اور حلّ)" کے عنوان سے لکھے گئے مقالے میں کی گئی ہے۔

اس دور میں اسلامی سیاست کے فقہی عناوین میں سے ایک اہم عنوان "ولایت فقیہ" ہے۔ اس شمارہ میں "نظریہ ولایت فقیہ کا تاریخی پس منظر" کے عنوان سے ایک مقالہ پیش کیا گیا ہے جس میں اِس نظریہ کا تاریخی پسِ منظر واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ نیز "الٰہی اقتصادیات کے بنیادی اصول" کے عنوان سے اِس شمارے میں اسلامی اقتصادیات کے باب میں ایک وقیع تحریر پیش کی گئی ہے، جو اسلامی معیشت سے دلچسپی رکھنے والے دانش وروں کے لئے یقینی طور پر مفید ہوگی۔

اسلامی فقہ کے بابِ طہارت کا ایک اہم عنوان، غسل ہے۔ لہٰذا "غسل کا وجوب اور کیفیّت (ایک اجتہادی جائزہ)" کے عنوان سے اس موضوع پر فقہی اور اجتہادی نقطۂ نظر سے ایک مقالہ موجودہ شمارے میں شامل کیا گیا ہے۔ کتاب شناسی کے عنوان سے عراقی محقق علامہ اسد حیدر کی کتاب "الامام الصادق والمذاہب الاربعہ" کا تعارف کرایا گیا ہے جو مذہب شیعہ اور مذاہب اربعہ کے بارے میں ایک اہم تحقیق ہے۔

اس شمارے میں نور معرفت کے گزشتہ ۲۲ شماروں کی مکمل فہرست (اشاریہ) بھی پیش کی جارہی ہے جو "نور معرفت" کے قارئین اور محققین کے لئے یقینا بہت اہمیت کی حامل ہوگی۔ ادارہ اپنے تمام مصنّفین کا شکر گزار ہے اور اُن کے لیے "اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ!" کا دعا گو ہے۔ اس شمارے میں بھی تمام مقالات کی انگلش تلخیص پیش کی جارہی ہے۔ انگلش ترجمے کے لئے ہمارے نوجوان اسکالر، برادر جناب سید میثم علی نے زحمت اٹھائی ہے جس پر ادارہ اُن کا شکر گزار ہے۔ اِس بار مجلّہ کی کمپوزنگ برادر طاہر حسینی اور ٹائیٹل ڈیزائننگ برادر سید عقیل حسنین زیدی نے کی ہے جس پر ادارہ ان احباب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہے۔